6/فروری 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

حضرت سید شاہ ماسٹر شد علی القادری

بنام

دی کمشنر آف وقفس، ویسٹ بنگال

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

متوالی۔عارضی تقرری۔کمشنر کے ذریعے کب کی جاسکتی ہے۔تفویض اختیارات۔اختیارات فرض کے ساتھ جڑی ہوئے۔ امتیاز۔ بنگال وقف ایکٹ، 1934 (بنگال XIII آف 1934)، دفعات 40,29

دو بھائیوں کے درمیان تنازعہ کے دوران، جن میں سے ہر ایک نے متوالی مقرر ہونے کا دعوی کیا تھا، وقف کے کمشنر نے بنگال وقف ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت ایک تیسرے بھائی کو عارضی متولی کے طور پر مقرر کیا، جس تقرری کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ عارضی متوالی کی تقرری کے کمشنر کے حکم کو غیر قانونی تھا کیونکہ حکومت مغربی بنگال کے ذریعے بنائے گئے قواعد کے تحت بنگال وقف ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ بورڈ اکیلے تقرری کرسکتا تھا اور کمشنر صرف بورڈ کو رپورٹ اور سفارش کرسکتا تھا۔

یہ مانا گیا کہ بنگال وقف ایکٹ کی دفعہ 29 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 40 کی دفعات کے تحت، ایک عارضی متوالی کا تقرر کمشنر کے ذریعے کیا جاسکتا ہے جسے بورڈ کے ذریعے اختیارات اور فرائض تفویض کیے گئے ہیں۔قواعد ایکٹ کے دفعہ 29 کے تحت اپنے افعال کمشنر کو سونپنے کے بورڈ کے اختیارات کو متاثر نہیں کرسکتے، اور ایک بار تفویض کئے جانے کے بعد قواعد کا اطلاق ختم ہوجاتا ہے۔

مزید کہا گیا کہ جہاں اختیارات اور فرض آپس میں جڑے ہوئے ہیں اور اس طرح ایک دوسرے سے الگ کرنا ممکن نہیں ہے۔ وہ اختیارات فرض برقرار رکھتے ہوئے تفویض کی جاسکتی ہے اور اس کے برعکس، اختیارات کا وفد اپنے ساتھ فرائض لے لیتا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 237 آف 1956۔

1954 کے اصل حکم نمبر 117 سے اپیل میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 13 دسمبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

بی۔سین، پی۔کے۔چٹرجی اور ایس۔این۔مکھرجی، اپیل کنندہ کی طرف سے

بی۔سی۔متر اور ڈی۔مکھرجی، مدعا علیہ نمبر 1 کیلئے۔

6/فروری 1961۔عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ ۔ یہ اپیل اتنی ہی بے بنیاد ہے جتنی کہ غیر ضروری تھی۔حضرت سید ماسٹر شید علی القادری (اپیل کنندہ) ایک حضرت صاحب سید شاہ ماسٹر شید علی القادری (مختصراً، حضرت صاحب) کے سب سے بڑے بیٹے ہیں، جو 9/اگست 1931 کو مڈنا پور قصبے میں ایک مسلم پیر کے مزار کی دیکھ بھال کے لیے بنائے گئے وقف کے پہلے متوالی ہیں۔حضرت صاحب کی موت کے بعد، اپیل کنندہ نے اپنے سب سے بڑے بیٹے کے طور پر اپنے والد کے جانشین ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بنگال وقف ایکٹ کے تحت کمشنر کو درخواست دی۔ان کے چھوٹے بھائی سید شاہ رشید علی القادری نے ان کے دعوے کی مخالفت کی، اس بنیاد پر کہ انہیں حضرت صاحب نے جانشین کے طور پر نامزد کیا تھا۔جب یہ تنازعہ چل رہا تھا، کمشنر نے بنگال وقف ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت کام کرتے ہوئے سید شاہ رشید علی القادری (حضرت صاحب کے تیسرے بیٹے) کو عارضی متوالی کے طور پر مقرر کیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے تقرری کے خلاف آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کلکتہ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی، جس کی اجازت

جسٹس سنہا نے دی اور کمشنر کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ چکرورتی، چیف جسٹس اور لہری، جسٹس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) پر مشتمل ڈویژنل بنچ میں اپیل پر، جسٹس سنہا کے حکم کو بدل دیا گیا، اور عرضی کو خارج کر دیا گیا۔ یہ اپیل خصوصی اجازت کے ساتھ دائر کی گئی ہے۔

اس اپیل میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ عارضی متوالی کی تقرری کا کمشنر کا حکم غیر قانونی تھا، کیونکہ حکومت کی طرف سے بنائے گئے قواعد کے تحت، صرف بنگال وقف ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ بورڈ ہی تقرری کر سکتا ہے۔ یہ دلیل، ہماری رائے میں، مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔ ہائی کورٹ کے معروف چیف جسٹس نے اپنے نتیجے پر پہنچنے کے لیے معاملے کی بڑی تفصیل سے جانچ کی؛ لیکن، ہماری رائے میں، وجوہات کو ایک تنگ توازن کے اندر بیان کیا جا سکتا ہے۔

ہم بنگال وقف ایکٹ کی دفعہ 40 اور 29 سے متعلق ہیں۔ دفعہ 40 مندرجہ ذیل ہے :

"کسی بھی وقف کی صورت میں جس میں کوئی متولی نہیں ہے یا جہاں بورڈ کو متولی کی تقرری میں رکاوٹ نظر آتی ہے، بورڈ، کسی مجاز عدالت کے کسی بھی حکم کے تابع، اس مدت کے لیے مقرر کر سکتا ہے جو وہ کسی شخص کو متولی کے طور پر کام کرنے کے لیے مناسب سمجھے۔

دفعہ 29 میں کہا گیا ہے:

"بورڈ، وقتاً فوقتاً، کمشنر کو بورڈ کے کنٹرول کے تابع، اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت بورڈ کو تفویض کردہ یا عائد کردہ کسی بھی اختیارات اور فرائض کو استعمال کرنے اور انجام دینے کا اختیار دے سکتا ہے۔

24 اپریل 1936 کو بورڈ نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی :

"(2). ایکٹ کے دفعہ 29 کے تحت ان کے پاس موجود اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، یہ بورڈ عزم کرتا ہے کہ وقفوں کے کمشنر کو اس بورڈ کے کنٹرول اور منظوری کے تابع، ہر معاملے کے خلاف مذکورہ ایکٹ کے حصوں کے ذریعے اس بورڈ کو دیئے گئے یا عائد کردہ درج ذیل اختیارات اور فرائض کو استعمال کرنے اور انجام دینے کا اختیار دیا جائے :—

(سی) دفعہ 40 کے تحت اس بورڈ کے عارضی متوالی کی تقرری کے اختیارات۔

ایکٹ کی یہ دو دفعات صرف بہت واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ ایک عارضی موتاولی کا تقرر یا تو بورڈ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے، یا اگر اختیارات اور فرائض کمشنر کو کمشنر کے ذریعے تفویض کیے جاتے ہیں۔ اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ کمشنر صرف بورڈ کو رپورٹ دے سکتا ہے، اور صرف بورڈ ہی تقرری کر سکتا ہے، اور حکومت کی طرف سے بنائے گئے دو قواعد کا حوالہ دیتا ہے، یہ قواعد ہیں۔

"1۔ اگر کمشنر کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی وکف کی صورت میں کوئی متولی نہیں ہے، یا یہ کہ متولی کے عہدے میں کوئی خالی جگہ موت، استعفی، ریٹائرمنٹ یا سابق متولی کو ہٹانے کی وجہ سے ہوئی ہے، اور اس خالی جگہ کے دو یا دو سے زیادہ حریف دعویداروں کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا ہے، اور اس طرح کے تنازعہ سے وقف کے مفادات متاثر ہونے کا امکان ہے، تو وہ تحقیقات کا آغاز کر سکتا ہے اور اپنی سفارش کے ساتھ بورڈ کو اس کے نتائج کی اطلاع دے سکتا ہے۔

2۔ رپورٹ اور کمشنر سے سفارش موصول ہونے پر، یا اپنی مرضی پر، بورڈ ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت متوالی کا تقرر کر سکتا ہے۔

یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دوسرے اصول کے تحت کمشنر اپنی رپورٹ اور سفارش کرنے کا پابند تھا، لیکن اکیلے بورڈ کو دفعہ 40 کے تحت عارضی متوالی مقرر کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ کہا جاتا ہے کہ دوسرے اصول کے آخری الفاظ واضح ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ان معاملات میں درست ہے جہاں بورڈ نے دفعہ 40 کے تحت اپنے کام کمشنر کو تفویض نہیں کیے ہیں۔ ایک بار جب وہ وفد بنا دیا جاتا ہے، تو کمشنر بورڈ کے لیے اور اس کی طرف سے کام کرتا ہے، اور قواعد کا اطلاق ختم ہو جاتا ہے۔ قواعد دفعہ 29 کے تحت اپنے افعال کو تفویض کرنے کے بورڈ کے اختیار کو متاثر نہیں کر سکتے ہیں، اور ہم آہنگ تعمیر کے لیے ضروری ہے کہ جب بورڈ کے اختیارات کا ایک وفد ہو تو قواعد کو راستہ دینا چاہیے۔ اس طرح کمشنر تقرری کرنے کا اہل تھا۔ تاہم، مسٹر سین کا دعوی ہے کہ عارضی موتاولی کی تقرری صرف اس صورت میں کی جا سکتی ہے جب مستقل متولی کی تقرری میں کوئی "رکاوٹ" ہو، اور یہ کہ اس طرح کی تقرری میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی بلکہ "بطور امیدوار اپیل کنندہ کے لیے ایک چیلنج" تھی۔ لفظ "رکاوٹ" کا مطلب ہی رکاوٹ ہے، اور مستقل متولی کی تقرری میں یقینی طور پر رکاوٹ تھی، جبکہ تنازعہ غیر طے شدہ رہا۔ اس نقطہ کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ جس سوال نے ہائی کورٹ میں بڑی حد تک توجہ مبذول کروائی تھی، یعنی، آیا یہ وفد صرف اختیارات کا تھا یا بورڈ کے فرائض کا بھی، ہمارے سامنے بحث نہیں کی گئی، حالانکہ یہ آسانی کے

بیانات میں کافی بحث کا موضوع بنا۔ یہ مادہ کے بغیر ہے۔ جہاں اختیارات اور فرائض آپس میں جڑے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے اس طرح الگ کرنا ممکن نہیں ہے کہ فرائض کو برقرار رکھتے ہوئے اختیارات تفویض کیے جاسکیں اور اس کے برعکس، اختیارات کا وفد اپنے ساتھ فرائض لے لیتا ہے۔ اس تجویز کو شاید ہی اختیار کی ضرورت ہو؛ لیکن اگر کوئی ضروری ہو تو، منگونی بنام اٹارنی جنرل آف ناردرن روڈیسیا کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔

ہماری رائے میں، اپیل کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اپیل کنندہ نے مدعا علیہان کو دو بار ہائی کورٹ اور پھر اس عدالت میں گھسیٹنے کا غیر معمولی طریقہ صرف عارضی مدت کے حکم کو چیلنج کرنے کے لیے منتخب کیا، جبکہ مرکزی تنازعہ برسوں تک بقایا رہا اور اب تک اس کا فیصلہ کیا جا سکتا تھا۔ اپیل ناکام ہو جاتی ہے، اور مسترد کر دی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ جواب دہندگان کے اخراجات ادا کرے گا، جنہوں نے پیشی درج کی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document